روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 10مارچ 2011ء 4ربیع الثانی 1432 ہجری 10/امان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 57

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاوے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کوئی نیک کام کیا؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ فلاں مومن تو ملا تھا وہ کہے گا خداوند میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا۔ خدا تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دنیا کے ذکر کا نام ونشان بھی نہ تھا، البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس دنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ (۔) بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اٹھادے بخش دیئے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص31)

بیماری میں نماز

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور آپ کی پنڈلی یا کندھا چھل گیا۔ آپ ایک بالاخانہ میں فروکش ہوئے۔ آپؐ کے صحابہؓ آپؐ کی عیادت کرنے کے لئے آئے تو آپ نے بیٹھے ہوئے انہیں نماز پڑھائی جبکہ صحابہؓ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی السطوح حدیث نمبر365)

محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب جماعت کو اس سے پہلے یہ افسوسناک خبر دی جا چکی ہے کہ حضرت مصلح موعود کے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خسر محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مورخہ 8 مارچ 2011ء کو بعمر 91 سال وفات پاگئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اسی دن بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بذریعہ ایمبولینس میت بہشتی مقبرہ لے جائی گئی جہاں اندرونی چاردیواری میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر ربوہ اور پاکستان کے مختلف شہروں سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے۔

آپ کے آباء کا اصل وطن سہالہ ضلع راولپنڈی تھا۔ لیکن لمبا عرصہ قادیان کے محلہ دارالانوار میں رہائش پذیر رہے۔ آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد آپ نے 1944ء میں معاہدہ وقف زندگی پُر کیا۔ جس کے ساتھ آپ نے اپنے بھائی مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کو بھی ساتھ شامل کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ وہ ایک عرصہ سے مسلسل حضور کو خواب میں دیکھ رہے ہیں۔ اسی بناء پر دونوں بھائیوں نے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر آپ 1945ء سے 1961ء تک ایم این سنڈیکیٹ کے تحت محمود آباد سٹیٹ میں بطور واقف زندگی مینیجر خدمت کرتے رہے۔ 1961ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری کی وجہ سے واپس تشریف لے آئے۔ واقف زندگی ہونے کی وجہ سے دوبارہ اپنے آپ کو تحریک جدید میں خدمت کے لئے پیش کر دیا۔ 1983ء میں وکالت تبشیر میں بطور واقف زندگی رضا کارانہ طور پر خدمت کرتے رہے۔ آپ غیر معمولی محنتی

باقی صفحہ 8 پر

داخلہ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ نے امسال کلاس ششم (انگلش میڈیم) اور کلاس نہم میں درجہ ذیل گروپس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔سائنس (بیالوجی کے ساتھ) انگلش میڈیم
2۔سائنس (بیالوجی کے ساتھ) اردو میڈیم
3۔سائنس (کمپیوٹر سائنس کے ساتھ) اردو میڈیم
4۔آرٹس (آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائنگ، جغرافیہ اور اکنامکس کے ساتھ) انگلش میڈیم
5۔آرٹس (جنرل سائنس، اکنامکس اور جغرافیہ کے ساتھ) اردو میڈیم
6۔ (آرٹس جنرل سائنس، سوکس اور تاریخ پاکستان کے ساتھ) اردو میڈیم

داخلہ فارم کی دستیابی 12 تا 24 مارچ 2011ء ہوگی (داخلہ فارم کیلئے سکول سے رابطہ کریں)

(نظارت تعلیم)

ضرورت گارڈز

دفتر انصاراللہ پاکستان کو دو عدد سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔

امیدوار کی کم از کم تعلیم میٹرک ہو، عمر 45 سال سے زائد نہ ہو، اپنا اسلحہ لائسنس رکھتا ہو، نیز خدمت دین کا شوق رکھتا ہو۔

خواہشمند افراد اپنی درخواستیں بعد تصدیق امیر جماعت / صدر جماعت مورخہ 17 مارچ 2011ء تک دفتر انصاراللہ پاکستان بھجوادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

رپورٹ: مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ سرینام کا 31واں جلسہ سالانہ

علمی وتربیتی تقاریر۔ غیر از جماعت مہمانوں کی شرکت پریس اور میڈیا میں کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو مورخہ 12، 13 نومبر 2010ء کو اپنا 31واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور اجازت سے کینیڈا کے مشنری انچارج مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب اور مکرم مولانا احسان اللہ مانگٹ صاحب مربی انچارج گیانا اور مکرم مولانا طالب یعقوب صاحب ریجنل مشنری فری پورٹ، ٹرینیڈاڈ بھی جلسہ میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

10 نومبر کو ریڈیو ''تری شول'' سے جلسہ سالانہ کے تعارف کے حوالے سے 30 منٹ کا لائیو پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی جس میں جلسہ سالانہ کا نظام اور جماعت احمدیہ کے جلسوں کی امتیازی حیثیت پر گفتگو ہوئی۔ میزبان فردوس اسحاق نامی ایک نوجوان تھا۔ خاکسار نے بعد میں اسے بتایا کہ ستمبر 1979ء میں آپ کے والد شبیر اسحٰق صاحب نے ریڈیو ''راپار'' پر محترم مولانا محمد صدیق صاحب کا انٹرویو لیا تھا، جس پر اس نے خوشگوار حیرت کا اظہار کیا۔

جلسہ کے کامیاب انعقاد کیلئے افراد جماعت نے بھرپور محنت کی۔ بیت الذکر اور اس سے ملحقہ جگہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا۔ لجنہ کیلئے علیحدہ ہال سیٹ کیا گیا اور ایک بڑے ٹی وی کے ذریعہ جلسہ کی پوری کارروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ اور انصار کی ایک ٹیم نے کھانا پکانے کی ذمہ داری ادا کی۔

جمعہ کی صبح محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے ریڈیو ''رادیکا'' پر 30 منٹ کا ایک لائیو پروگرام کیا، جس میں آپ نے جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں جماعت کی انسانیت کیلئے کی جانے والی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ چینل کی ڈائریکٹر مس رادہا کشن نے خود آپ کا انٹرویو لیا۔

نماز جمعہ محترم مولانا طالب یعقوب صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں موصوف نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

اسی شام پہلے اجلاس میں تلاوت، ترجمہ اور نظم کے بعد خاکسار نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا، اور جلسہ سالانہ کی غرض وغایت کے حوالے سے چند گزارشات پیش کیں۔ اس کے بعد محترم مولانا طالب یعقوب صاحب نے ''انسان کی پیدائش کا مقصد'' کے موضوع پر اور مکرم مولانا احسان اللہ مانگٹ صاحب نے ''والدین سے حسن سلوک'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے ''میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں'' نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے 120 افراد جماعت جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا، جو گیانا کے مشنری انچارج نے پڑھائی، نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید مولانا عطاء المنان صاحب آف کینیڈا نے دیا۔

دوسرے دن کے پروگرام کا موضوع تھا ''معاشرتی ترقی میں مذہب کا کردار'' پروگرام کے آغاز سے قبل دو اخباری نمائندوں نے محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کا انٹرویو لیا، اور جلسہ کی تمام کارروائی کی ریکارڈنگ بھی کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر محترم فرید جمن بخش صاحب کی تھی۔ جلسہ کے موضوع کے حوالے سے موصوف نے قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے پاک اسوہ کا ذکر کیا۔

دوسری تقریر مہمان خصوصی محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے تربیت اولاد اور الٰہی تائیدات کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر وزیر داخلہ کے نمائندے اور وزارت داخلہ کے تحت کام کرنے والے شعبہ مذہبی امور کے ہیڈ سٹینلی سوروپاویرو (Stanley Soeropawiro) کی تھی۔ موصوف نے سعودی عرب سے ''شریعہ لا'' میں گریجوایٹ کیا ہوا ہے۔ آغاز میں انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آج میں وزیر داخلہ کی نمائندگی میں آپ سے مخاطب ہوں۔ پھر انہوں نے اپنی طرف سے اور وزیر داخلہ کی جانب سے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اتنے مفید موضوع پر لوگوں کو اظہار خیال کا موقعہ دیا گیا۔

چوتھی تقریر حزب اقتدار میں شامل ایک سیاسی پارٹی ''پالو'' کے صدر اور رکن پارلیمنٹ (Mr Anton Paal) مسٹر انتون پال کی تھی۔ موصوف نے بائبل کی تعلیم کے حوالے سے معاشرتی ترقی میں مذہب کے کردار پر روشنی ڈالی۔

پانچویں تقریر سناتن دھرم کے نمائندے پنڈت جگیشر ارجن شرما (Jaggessar Ardjunsharma) کی تھی۔ انہوں نے بچوں کو مذہب سے جوڑنے کیلئے والدین کو بھرپور کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مہمان مقرر بھارتی سفیر مسٹر کنول جیت سنگھ سوڈھی (Kanwaljit Singh Sodhi) کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے ہندوستان میں اقوام کو دی جانے والی مذہبی آزادی کا ذکر کیا۔ اور قادیان کی زیارت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کی انسانیت کی بہبود کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔

اس کے بعد گیانا اور ٹرینیڈاڈ کے مہمانوں نے اپنے اپنے ملک کی طرف سے پیغام تہنیت پیش کیا۔ اختتامی دعا سے قبل محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے رکن پارلیمنٹ مسٹر انتون پال اور پنڈت جگیشر ارجن شرما کو قرآن مجید اور دیگر جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

آخر پر محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اس یادگار جلسہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ مختلف تراجم قرآن مجید اور مختلف زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کی نمائش بھی لگائی گئی۔ نیز خاص طور پر لاہور میں جماعت کی بیوت الذکر پر حملے اور راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی تصاویر پر مبنی نمائش تیار کی گئی جو حاضرین کی توجہ کا مرکز رہی، اور وہ اس عظیم سانحہ پر احباب سے دلی افسوس کا اظہار کرتے رہے۔

مورخہ 15 نومبر ملک کے کثیر الاشاعت روزنامہ (Times of SURINAME) ٹائمز آف سرینام نے جلسہ کی خبر کو تفصیل سے شائع کیا۔ مورخہ 15 نومبر کو ہی صداقت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کی نصف گھنٹے کی تقریر ''رادیکا ٹی وی'' پر نشر ہوئی۔ مورخہ 17 نومبر 2010 بروز بدھ ملک کے ایک کثیر الا شاعت روز نامے ''داخ بلاد سرینام'' (Dagblad SURINAME) نے تمام مقررین کی تصاویر اور تقاریر کے اقتباسات کے ساتھ جلسہ کی خبر کو تفصیل کے ساتھ شائع کیا۔ محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کا مختصر تعارف اور انٹرویو بھی اسی خبر کی زینت بنا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرے دن کی حاضری 300 کے قریب تھی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تمام انتظامات بہت خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ مردوں عورتوں اور بچوں نے بڑی محنت سے مفوضہ امور انجام دیئے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کی برکات سے وافر حصہ دے اور اس جلسہ کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2011ء)

مکرم نعیم احمد سعید صاحب چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا

یوگنڈا میں ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات

ہیومینیٹی فرسٹ دنیا بھر میں خدمت انسانیت کی توفیق پا رہی ہے۔ یوگنڈا میں بھی یہ خدمات مسلسل جاری ہیں۔ یوگنڈا کے Butaleja District کے ایک گاؤں Namehere جہاں چاول کی فصل بوئی جاتی ہے لیکن چونکہ یہ گاؤں Bududa دریا کے پاس واقع ہے اس لئے بارشوں کے موسم میں سیلاب کی وجہ سے دریا کا پانی بھی اس گاؤں میں آجاتا ہے۔ اور چاولوں کی فصل چھڑانے کے لئے ان لوگوں کو سات کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جانا پڑتا ہے۔ جو بارشوں کے موسم میں راستے کی خرابی کی وجہ سے بہت دوبھر ہو جاتا ہے۔ اور اخراجات بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا نے وہاں کا جائزہ لے کر گاؤں کے بزرگوں اور دوسرے لوگوں کے مشورہ سے وہاں چاول چھڑنے کی مشین لگا کر دینے کا فیصلہ کیا۔

مقامی لوگوں نے اس کے لئے زمین پیش کی اور گاؤں کے دوسرے لوگوں نے مشین کے لئے کمرہ تعمیر کرنے میں بھرپور تعاون کیا۔

اس پروجیکٹ سے Namehere گاؤں کے علاوہ تین اور گاؤں بھی مستفید ہوں گے۔ جس سے تقریباً 45000 لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ چند لوگوں کو مشین چلانے کی تربیت بھی دی گئی ہے۔

اس پراجیکٹ سے سب گاؤں والے بہت خوش ہیں اور اسے گاؤں کی خوشحالی کے لئے پہلا قدم قرار دیا ہے۔

ایک لیڈر نے کہا کہ آج کا دن ہمارے لئے خوشیاں منانے کا دن ہے۔ اب ہم اپنی فصل اور اپنی رقم کو بچا سکتے ہیں۔

ایک لیڈر نے کہا کہ کئی تنظیموں نے آکر کئی وعدے کئے ہیں لیکن ہیومینیٹی فرسٹ ایسی تنظیم ہے جس نے یہ وعدہ پورا کیا ہے۔ امید ہے آئندہ بھی یہ ہماری مدد کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہیومینیٹی فرسٹ کو اسی طرح دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 21 جنوری 2011 تا 27 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

انسانی دماغ کی بناوٹ اور خصوصیات

انسانی دماغ بھی تمام دوسرے اعضائے انسانی کی طرح حیرت انگیز ہے۔ یہ بھی اسی طرح خلیات سے مل کر بنا ہے جیسے کہ دوسرے اعضاء بنے ہیں۔ ان خلیات میں بھی نیوکلیس (Nucleus) ہوتا ہے۔ اسی طرح سائٹوپلازم (Cytoplasm) ہوتا ہے جس میں بہت سے ذرات موجود ہوتے ہیں اور باہر ہی دیوار جسے سیل ممبرین (Cell Membrane) کہتے ہیں اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ یہ خلیات (Neurones) ایک دوسرے سے چھوٹی چھوٹی انگلیوں، دھاگوں اور سیمنٹ سے جڑے ہوتے ہیں اور ان کے درمیان دروازے ہوتے ہیں جن میں سے سوڈیم، پوٹاشیم اور کیلشیم وغیرہ گزرتے ہیں۔ ان خلیات کے بعض دھاگے بہت لمبے ہوتے ہیں اور کئی خلیات کے دھاگے مل کر رگوں (Nerves) کی تشکیل دیتے ہیں جو سفید یا پیلے رنگ کی نظر آتی ہیں اور ان کا کام یہ ہے کہ بجلی کی تیزی سے دماغ سے اٹھنے والے احکامات جسم کے دور دراز کے عضلات اور اعضاء تک پہنچاتے ہیں اور اسی طرح بعض دوسری رگیں اسی تیزی سے دور دراز حصوں کی خبریں دماغ تک پہنچاتی ہیں۔

دماغ کے بہت سے کام تو خود بخود بغیر ارادہ کے ہوتے رہتے ہیں جبکہ بعض کاموں میں انسانی ارادہ بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

دماغ کے بے شمار حصے ہیں جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق سائنسدانوں کو علم ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں لیکن بہت سے حصوں کے متعلق تفصیلی علم نہیں ہے۔ دماغ کا ایک حصہ جسم کے توازن کو قائم رکھتا ہے۔ جبکہ دوسرا پٹھوں کو حرکت دینے کا ذمہ وار ہے۔ ایک اور حصہ جسم سے آنے والے تمام احساسات سے اطلاع پاتا ہے۔ ایک حصہ گفتگو کرنے کی طاقت کو برقرار رکھتا ہے۔ کوئی ہوش کو قائم رکھتا ہے تو کوئی دل دھڑکنے کی رفتار پر قابو رکھتا ہے اور کوئی یادداشت کو زندہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک آواز جو کئی سال پہلے سنی ہو پہچانی جاتی ہے یا چہرہ جو بچپن میں دیکھا ہو بڑھاپے میں یاد آجاتا ہے۔ دماغ کا ایک حصہ وہ بھی ہے جو اس کے چال چلن، رہن سہن، عادات و اخلاق، سوچ و بچار، غور و فکر، تحقیق و تمدن وغیرہ ان امور سے تعلق رکھتا ہے جو ایک انسان کو دوسرے سے ممتاز کرتا اور ایک انسان کو وہ بناتا ہے جو وہ ہوتا ہے۔ دماغ کے اس حصے کے متعلق سائنسدان کم علم رکھتے ہیں لیکن زیادہ جاننے کی جستجو ہمیشہ جاری رہتی ہے۔

یوں معلوم ہوتا ہے گویا زندگی کا ہر لمحہ ایک کمپیوٹر ڈسک پر محفوظ رہتا ہے اور یاد دلانے پر دہرایا جاتا ہے۔ ہر کانٹا جو چبھے یا پھول جسے جلد محسوس کرے اور اس کی خوشبو کو سونگھے یا ایک نظارہ جو آنکھ دیکھے یا ٹانگیں جو دوڑ لگائیں یا ہاتھ جو کام کریں یا زبان جو گفتگو کرے۔ غرض تمام افعال اور احساسات جو رگوں کے دوش پر سفر کرتے ہوئے دماغ تک پہنچتے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے دماغ کے یادداشت کے حصے میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔

دماغ کے خلیات سے نکلنے والی یہ رگیں (Motor Nerves) اکٹھی ہو کر حرام مغز (Spinal Cord) میں پہنچتی ہیں اور اس کے خلیات میں اختتام پذیر ہو کر نیا جنم لیتی ہیں اور پھر دوسری رگوں کی شکل میں اپنی منزل مقصود تک پہنچتی ہیں۔ حرام مغز دماغ کا وہ اہم حصہ ہے جو کمر کے مہروں (Vertebral Column) کے درمیان واقع ہے۔ ان مہروں کے درمیانی سوراخوں میں سے دو رگیں ایک دائیں اور دوسری بائیں جانب سے حرام مغز سے باہر آتی ہیں اور جسم کے ہر حصے تک پہنچتی ہیں۔ اسی طرح جسم کی خبریں لے جانے والی رگیں (Sensory Nerves) حرام مغز کی طرف جاتی ہیں اور ایسے خلیات میں ختم ہوتی ہیں جو حرام مغز کے پڑوس میں موجود ہوتے ہیں اور پھر انہی سوراخوں سے حرام مغز میں داخل ہو کر دماغ تک اپنا سفر مکمل کر کے اپنا کام کرتی ہیں۔ ان تمام کاموں میں بہت سے کیمیاوی مرکبات حصہ لیتے ہیں اور بجلی کی رو کو چلانے اور تبدیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک بھی کیمیاوی مرکب اگر موجود نہ ہو یا کم ہو تو پٹھوں کی حرکت متاثر ہوتی ہے۔ کبھی ایک مرکب کے کم ہونے سے انسان لکڑی کی طرح اکڑ جاتا ہے اور کبھی اسی مرکب کے زیادہ ہونے پر دیوانہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے اور انتہائی حساس توازن ہے جو دماغ کے کام کو صحت اور تندرستی کے ساتھ چلاتا ہے۔ بہت سے کام تو خود بخود ہی چلتے رہتے ہیں مثلاً دل کی دھڑکن کی رفتار، بلڈ پریشر کی مقدار، سانس کی رفتار، جسم کی حرارت کو ایک خاص درجہ پر رکھنا، غذا کا کھانا پینا اور نگلنا وغیرہ ایسے کام ہیں۔ یہ کام دماغ کے مختلف حصے خود بخود سرانجام دیتے رہتے ہیں جبکہ بعض دوسرے کاموں کے لئے انسانی کوشش اور ارادے کی ضرورت بھی ہوتی ہے جیسے چلنا پھرنا، دوڑنا بھاگنا اور بات چیت کرنا۔ ان کاموں میں کچھ تو ارادہ ہوتا ہے اور کچھ دماغ کی مدد ہوتی ہے۔

جسم کے ضروری اجزاء جیسے پانی، گلوکوز، نمک، پوٹاشیم، کیلشیم اور لاتعداد ہارمونز کو صحت کی حالت میں رکھنے میں بھی دماغ کا اہم کردار ہے کیونکہ دماغ کا ایک حصہ پچوٹری غدود (Pituitary Gland) سے رگوں کے ذریعہ سے جڑا ہوا ہے اور اسے کنٹرول کرتا ہے جب کہ یہ غدود جسم کے دوسرے انڈوکرائن غدودوں پر اثر ڈالتا ہے اور انہیں کنٹرول کرتا ہے پھر یہ سب مل کر جسم کی اندرونی کیفیت کی صحت کو برقرار رکھتے ہیں جو تندرستی قائم رکھنے کے لئے بہت اہم ہے۔

سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ان کاموں میں کیا خرابیاں ہو سکتی ہے اور وہ کیوں ہوتی ہیں؟ اور انہیں دور کرنے یا روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟

توانائی کی فراہمی

خلیات کو کام کرنے کے لئے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے جو گلوکوز سے حاصل ہوتی ہے جبکہ وہ خلیات میں آکسیجن سے مل کر اپنے اجزا میں تحلیل ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی توانائی مہیا کرتی ہے۔ دماغ کے خلیات کی توانائی کی ضروریات بہت زیادہ ہیں اس لئے اگر کسی وجہ سے اس عمل میں تعطل ہو جائے تو خلیات کو نقصان پہنچتا ہے۔ صرف چند منٹ دوران خون بند ہو جائے تو دماغ کو ہمیشہ کے لئے نا قابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے یا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گلوکوز اور آکسیجن دونوں ہی خون کے ذریعہ سے دماغ تک پہنچتے ہیں۔ اسی واسطے ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں اگر دل بند ہو جائے تو دو منٹ کے اندر اندر اسے چلانے کی کوشش کی جاتی ہے اور مریض کے دوران خون اور تنفس کو جاری رکھنے کی مصنوعی کوشش کی جاتی ہے جسے سی پی آر (CPR) کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دماغ کو نقصان سے بچایا جائے۔

اگر جسم میں گلوکوز کم ہو جائے جو خوراک کی کمی یا انسولین کی زیادتی کی وجہ سے ہو سکتی ہے تب بھی بیہوش ہونے، فالج پڑنے، یا ہلاک ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض جو دوائی کے طور پر انسولین استعمال کرتے ہیں انہیں اگر دوائی کی زیادہ مقدار دیدی جائے تو ان میں یہ سب علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس دوائی کے استعمال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

یہ تو وہ بیماریاں ہیں جن میں تمام دماغ کے خلیات توانائی نہ ملنے سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی بیماری بھی ہے جو دماغ کے بعض حصوں کے خون میں رکاوٹ کا موجب ہوتی ہے۔ یہ خون کی نالیوں کی بیماری ہے جس کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے۔ اس میں دماغ کے کسی ایک حصہ کو خون فراہم کرنے والی نالی بند ہو جاتی ہے اور وہ حصہ اپنا کام چھوڑ دیتا ہے اور اس وجہ سے فالج ہو جاتا ہے یا توازن قائم نہیں رہتا یا بینائی جاتی رہتی ہے یا زبان بند ہو جاتی ہے یا یادداشت ختم ہو جاتی ہے غرض انواع و اقسام کی تکلیفیں دماغ کے مختلف حصوں کی خون کی نالیاں بند ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ شوگر کے مریضوں اور بلڈ پریشر کی زیادتی خاص طور پر اس بیماری کے پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان دونوں بیماریوں کا بہت توجہ سے علاج کیا جائے تا کہ دماغ اس قسم کے نقصانات سے محفوظ رہے۔ تجربہ اور تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو مریض پوری کوشش سے شوگر اور بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھتے ہیں انہیں دل اور دماغ کی خون کی نالیاں بند ہونے کے خطرات نسبتاً کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان بیماریوں کا علاج پوری توجہ اور ماہرین کی نگرانی میں کیا جائے۔

چوٹ سے بچنا

دماغ اور حرام مغز کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر ان کی حفاظت کا غیر معمولی انتظام جسم میں موجود ہے۔ ان اعضاء کے گرد تین مضبوط جھلیاں ہوتی ہیں جن میں پانی کے جیسا سیال مادہ بھرا ہوتا ہے جو ہر قسم کے دھکے اور چوٹ سے ان اعضاء کی حفاظت کرتی ہیں لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے باہر ہڈیوں کا ایک مضبوط خول ہوتا ہے۔ دماغ کھوپڑی کی مضبوط ہڈیوں کے بیچ میں اور حرام مغز ریڑھ کی ہڈیوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ لیکن جسم کے اپنے تمام انتظامات کے باوجود ان اعضاء کو چوٹ سے بچانے کے لئے خصوصی کوشش کرنی ضروری ہے۔ اسی واسطے کاروں میں سفر کرتے وقت سیٹ بیلٹ کا استعمال کرنا چاہئے تا کہ حادثہ کی صورت میں دماغ یا حرام مغز ہر قسم کی چوٹ سے محفوظ رہیں اور جان بچ جائے۔ مغربی ممالک میں چلتی ہوئی گاڑی میں ہر مسافر کے لئے سیٹ بیلٹ پہننا قانوناً لازمی ہوتا ہے اور وہاں اس قانون کی پابندی کی جاتی ہے اور کرائی جاتی ہے لیکن ترقی پذیر ممالک میں باوجود خطرات زیادہ ہونے کے کوئی مسافر بھی سیٹ بیلٹ استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ہیلمٹ کا استعمال ہے۔ یہ بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ موٹر سائیکل جو سب سے خطرناک سواری ہے اور اس کے چلانے والوں اور سفر کرنے والے مسافروں (Pilion Passengers) کو معذور ہونے یا ہلاک ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے اور انہیں چاہئے کہ ہر ممکن احتیاطی تدبیر اختیار کریں تا کہ حادثہ کی صورت میں کم سے کم چوٹ آئے۔ گھڑ سواری میں بھی گرنے اور چوٹ آجانے کا

بہت خطرہ ہوتا ہے اس کے لئے بھی خاص لباس اور ہیلمٹ کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ سائیکل چلانے میں بھی اسی قسم کے خطرات ہیں خاص طور پر چھوٹے بچوں میں جب وہ سائیکل چلانا سیکھ رہے ہوں۔ مغربی ممالک میں سائیکل سوار بھی خاص قسم کا ہیلمٹ پہنتے ہیں جو حادثہ کی صورت میں حفاظت کرتا ہے۔ اس قسم کی حفاظتی تدابیر ہر جگہ اختیار کرنی چاہئیں کیونکہ ان کے فوائد تجربہ سے ثابت ہو چکے ہیں۔ حرام مغز کی چوٹ خاص طور پر تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں دونوں ٹانگیں اور بعض دفعہ دونوں بازو بھی مفلوج ہو جاتے ہیں اور پیشاب پاخانہ کا کنٹرول بھی ختم ہو جاتا ہے اور مریض اور اسکے رشتہ داروں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلندی سے گرنے کے نتیجہ میں ایسی چوٹ لگنے کا خطرہ بہت ہوتا ہے اس لئے بغیر منڈیر کی چھتوں پر سونے، پتنگ اڑانے اور کھیلنے سے بچنا چاہئے۔

دوائیوں کے برے اثرات

بہت سی دواؤں کا دماغ پر اثر ہوتا ہے۔ استعمال کی کثرت کے لحاظ سے ان میں سرفہرست نکوٹین اور کیفین ہیں۔ نکوٹین تمباکو کا جزو ہے اور دماغ پر اثر کرتی ہے جس کی وجہ سے اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ سگریٹ نوشی عام ہونیکی وجہ سے یہ سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوائی ہے۔ اس کے بد اثرات دھوئیں میں ہونے والے دوسری زہریلی چیزوں کی وجہ سے بہت زیادہ ہیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ مکمل طور پر اس زہریلی چیز کے خلاف جہاد کیا جائے اور چھوٹی عمر سے ہی بچوں کو یہ سبق سکھایا جائے کہ سگریٹ نوشی بے حد خطرناک عادت ہے۔

کیفین چائے، کافی اور کولا مشروبات میں پائی جاتی ہے۔ یہ بھی دماغ پر اثر کرتی ہے جس کے اثر سے نیند اڑ جاتی ہے۔ اس کے زیادہ استعمال سے بچنا چاہئے۔

شراب، افیم، ہیروئن، کوکین، چرس، بھنگ، گانجا اور بہت سی اسی قسم کی چیزیں نشہ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں اور صحت پر بہت برا اثر ڈالتی ہیں۔ یہ تمام دماغ کو متاثر کرتی ہیں اور اسی وجہ سے نشے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ شراب استعمال کی جاتی ہے اور دماغ پر عارضی اثر کے علاوہ مستقل نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ اس کے استعمال سے مکمل طور پر احتراز ہونا چاہئے۔ چرس کے استعمال سے دماغ کی ایک ایسی بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جو پاگل پن (psychosis) سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ بھی ایک خطرناک نشہ ہے اور اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہیروئین اور افیم کے نشے کی خرابی سے تو ہر شخص واقف ہے اور یہ اتنی خطرناک ہیں کہ بعض ملکوں میں تلاشی لینے پر اگر یہ نشہ آور چیزیں کسی فرد کے سامان میں پائی جائیں تو اس کی سزا موت ہوتی ہے۔

بعض دوائیں جو نیند لانے اور سکون آور کے طور پر استعمال ہوتی ہیں ان کی عادت بھی پڑ جاتی ہے اور ایسی ادویہ کے استعمال میں بہت احتیاط کرنی ضروری ہے۔

جراثیم کے حملوں کی روک تھام

بہت سے چھوٹے اور بڑے جراثیم دماغ پر حملہ کر کے بیماری پیدا کرتے ہیں اور ان میں سے بعض کے حملوں سے بچاؤ ممکن ہے۔ سب سے اہم پولیو کے جراثیم ہیں جو حرام مغز پر حملہ کر کے اس کے خلیات کو ہلاک کر دیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں جسم کے وہ پٹھے جن کو یہ خلیات کنٹرول کرتے ہیں کام کرنا بند کر دیتے ہیں اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک خطرناک بیماری ہے اور معذوری کی بہت بڑی وجہ ہوا کرتی تھی۔ اس سے بچاؤ کی دوا ایجاد ہونے کے بعد سے تمام چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ دوا دی جاتی ہے اور اب یہ بیماری بتدریج تمام دنیا میں کم ہو کر تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ بعض پس ماندہ ممالک میں اکا دکا کیسز ہو جاتے ہیں۔ ٹیٹنس کی بیماری گندے زخموں میں ہوتی ہے اور اس کا جراثیم ایسا زہر بناتا ہے جو دماغ اور حرام مغز پر اثر کر کے تشنج کی بیماری کر دیتا ہے اور صحیح علاج نہ ہونے کی صورت میں مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس سے بچاؤ کا ٹیکہ بھی بچوں کو لگایا جاتا ہے جو بہت مؤثر ہے اور بیماری کو روک دیتا ہے۔ دماغ کی حفاظتی جھلیوں پر اثر کرنے والے گردن توڑ بخار (meningitis) کئی قسم کے جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور ان میں سے ایک تپ دق کے جراثیم ہیں جن کے خلاف بچاؤ کا ٹیکہ نوزائیدہ بچوں کو لگایا جاتا ہے اور بہت مفید ہے۔ گردن توڑ بخار اور بھی کئی جراثیموں کی وجہ سے ہوتا ہے اور ان میں سے بعض کے لئے حفاظتی ٹیکے موجود ہیں اور اس کے متعلق ہمیشہ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہئے۔ اکثر ملکوں کے حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام میں جہاں یہ بیماریاں پائی جاتی ہیں یہ ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور عوام الناس کی عمومی صحت پر اچھا اثر ڈالتے ہیں اور بچوں کو یہ ٹیکے ضرور لگوانے چاہئیں۔ پاگل کتے کے کاٹنے سے بھی ایک جراثیم جسم میں داخل ہو جاتا ہے جو دماغ پر اثر کرتا ہے۔ ایسے کتے کے کاٹنے کے فوراً بعد اس کے حفاظتی ٹیکے لگوا لئے جائیں تو بیماری سے محفوظ رہا جا سکتا ہے لیکن ایک دفعہ جراثیم دماغ پر حملہ کر دیں تو اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔ ملیریا بخار مچھروں سے پھیلتا ہے اور بہت عام بیماری ہے کبھی کبھی اس کے جراثیم دماغ پر بھی حملہ کر دیتے ہیں اور خاص طور پر بچوں میں بڑی خطرناک صورت اختیار کر جاتا ہے۔ ایسے لوگ جو اس بخار کے عادی نہ ہوں اور کسی ایسے ملک سے آئے ہوں جہاں ملیریا نہ پایا جاتا ہو اُن لوگوں کو خطرناک بیماری کے حملے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے جب تک وہ ملیریا کے علاقے میں قیام پذیر ہیں انہیں ملیریا سے بچنے کے لئے مسلسل دوائی کھانی چاہئے۔

غیر تسلی بخش غذا

غذا اگر متناسب نہ ہو تو اس میں بعض وٹامنز کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دماغ اور اس کی رگیں متاثر ہو جاتی ہیں۔ ان میں تھایامین بہت اہم ہے۔ کثرت سے شراب پینے والوں اور غذا کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے اس کی کمی ہو جاتی ہے اور دماغ کی رگیں کام کرنا بند کر دیتی ہیں جس کے نتیجہ میں ہاتھ پاؤں سو جاتے ہیں اور چلنے پھرنے میں دقت ہونے لگتی ہے۔ جنگ عظیم دوئم کے زمانے میں جاپانیوں کی قید میں جو دوسرے ملکوں کے فوجی تھے ان میں سے بہت سے غذا کی خرابی کی وجہ سے اس وٹامن کی کمی کی بیماری میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس کی روک تھام اور علاج آسان ہے کہ یہ وٹامن غذا میں شامل کی جائے جو تازہ پھلوں اور سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔ نیاسین بھی اسی قسم کا ایک وٹامن ہے جس کی کمی دماغ کو متاثر کرتی ہے اور غذا میں اس وٹامن کو شامل کرنے سے آسانی سے اس کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔

سایانوکوبالامین ایک ایسا وٹامن ہے جو غذا میں اگر موجود بھی ہو تو معدہ کی ایک بیماری کی وجہ سے جسم میں جذب نہیں ہوتا جس کی وجہ سے خون کی کمی کے علاوہ دماغ کی رگیں کام کرنا بند کر دیتی ہیں اور چلنے پھرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو یہ وٹامن ٹیکے کے ذریعہ سے دی جاتی ہے تا کہ وہ تندرست رہیں۔

اندرونی کیمیاوی مرکبات کی دماغ پر اثر

ہر شخص اس حقیقت سے آشنا ہے کہ اگر وہ دوڑ لگائے تو اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ سانس تیزی سے آنے لگ جاتا ہے۔ بہت سی وجوہات کے علاوہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جسم کے غدودوں سے بعض ہارمونز خارج ہو کر خون میں داخل ہو جاتے ہیں جو مندرجہ بالا اثرات پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہارمون کا نام اپی نیفرین (Epinephrine) ہے۔ اس مرکب پر بہت تحقیق ہوئی ہے اور اس کی ساخت سے ملتے جلتے کئی مرکبات جسم میں شناخت کئے گئے ہیں۔ یہ مرکبات دماغ کے خلیات پر بھی اثر کرتے ہیں جس کے نتیجے میں یہ خلیات صحیح کام کرتے رہتے ہیں۔ ان مرکبات کی مقدار میں ہمیشہ ایک توازن قائم رہتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ توازن بگڑ جائے تو مختلف بیماریوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جو کبھی تو گھبراہٹ، کبھی مراق اور کبھی پاگل پن کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیا کوئی ایسے طریقے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اس توازن کو بگڑنے سے روک سکیں؟ اس سوال پر بہت تحقیق کی جا رہی ہے اور بہت سی نئی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ ایک زمانہ تھا جس کو ابھی ساٹھ سال بھی نہیں گزرے جب کہ یورپ اور امریکہ کے ترقی یافتہ ممالک میں بھی ایسے بیماروں کو ناقابل علاج گمان کر کے علیحدہ ہسپتالوں میں بند رکھا جاتا تھا جو جیل خانوں سے مختلف نہیں ہوتے تھے اور ایسے مریضوں پر سخت تشدد کیا جاتا تھا۔ اب یہ حال ہے کہ اکثر مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا جاتا ہے اور وہ عام گھروں میں دوسرے شہریوں کے ساتھ بلا خوف و خطر رہتے ہیں بلکہ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ کامیابی سے اپنے کام چلاتے ہیں بلکہ ایک امریکن سائنسدان نے تو اس قدر ترقی کی کہ وہ نوبیل انعام پانے کا حقدار ٹھہرا۔ بہت سی باتیں سامنے آ رہی ہیں جن میں سے بعض ابھی مفروضات کی حد سے باہر نہیں ہیں لیکن یہ ایک بہت دلچسپ میدان ہے جس کو سائنسدان بغور مطالعہ کر رہے ہیں۔

بیرونی عوامل کا دماغ پر اثر

کسی شاعر نے بہت عرصہ پہلے لکھا تھا کہ

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

روزمرہ کی زندگی میں آج بھی یہ ایک حقیقت ہے۔ آج بھی ہر قسم کے خوف و خطرات ہیں کہیں خودکش حملوں کا خطرہ ہے، کہیں چوری ڈاکہ کا خطرہ ہے، کہیں ڈینگی بخار اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ ہے، کہیں ملازمت چھوٹنے، دکان لٹنے یا جلنے یا مکان کی قسط ادا نہ کر سکنے اور بے گھر ہونے کا خطرہ ہے۔ غرض پریشانیوں سے دنیا کی زندگی بھری ہوئی ہے۔ امریکہ ہو یا یورپ، افریقہ ہو یا ایشیا، ترقی یافتہ ملک ہو یا ترقی پذیر ہر جگہ لوگ پریشان ہیں۔ پھر موت اور زندگی بھی لگی ہوئی ہے۔ کسی کا کوئی پیارا دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کی جدائی

ناقابل برداشت ہو جاتی ہے اور ذہنی بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ دماغ کا کونسا حصہ متاثر ہوا ہے؟ کیا اس خرابی کو روکا جا سکتا ہے؟ سائنسدان اس پر غور کرتے رہتے ہیں اور مختلف علاج تجویز بھی کرتے ہیں جو کبھی تو کام کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔

یادداشت کی بیماری

یہ بھی ایک اہم تکلیف ہے جس سے انسان ہمیشہ سے دوچار رہا ہے۔ جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اس کی ذہنی صلاحیتیں انحطاط پذیر ہوتی جاتی ہیں۔ بہت سے ہنر جو وہ جانتا تھا وہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ ان کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک تو خون کی نالیوں کے تنگ اور بند ہونے کی بیماری اتھیروسکلی روسس (Atherosclerosis) ہی ہے۔ پھر غذاؤں میں بے اعتدالی اور وٹامنز کی کمی یا شراب کا یا نقصان دہ ادویہ کا استعمال، سگریٹ نوشی اور کاربن مونو آکسائڈ کے زہریلے اثرات وغیرہ پہلے بیان کئے جا چکے ہیں۔ ایک بیماری جس میں دماغ کے خلیات ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں اور اپنے کام کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں الزہائیمر ڈیمنشیا (Alzheimer dementia) کہلاتا ہے۔ نئی تحقیق کے مطابق باقاعدگی سے پیدل چلنے سے اس بیماری کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

چلنے کے دوران جسم کے پٹھے حرکت میں آجاتے ہیں۔ پٹھوں کا دماغ سے گہرا رابطہ ہے۔ ہر پٹھے کا خلیہ ایک رگ کے کنکشن کے ذریعے سے دماغ میں حرام مغز کے خلیے کو اپنے تناؤ (Muscle Tone) کی کیفیت کی اطلاع بھجواتا ہے جو دماغ کے کئی دوسرے حصوں تک پہنچتی ہیں اور اس تناؤ کو کم یا زیادہ کرنے کی ہدایات جاری ہوتی ہیں اور بالآخر ایک دوسری رگ کے ذریعے سے واپس پٹھے کے خلیے تک آتی ہے اور اس کے تناؤ کو درست حالت میں برقرار رکھتی ہیں۔ اس نظام کی تندرستی پر پٹھوں کی صحیح کارکردگی کا انحصار ہے۔

پٹھوں کا دل سے بھی گہرا تعلق ہے۔ جب پٹھے تیزی سے حرکت کرتے ہیں تو ان کو زیادہ توانائی کی اور خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ خون مہیا کرنے کے لئے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور خون کی نالیاں کھل جاتی ہیں اور دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ پٹھوں کی حرکت کا غذا سے بھی تعلق ہے۔ گلوکوز اور فیٹس توانائی فراہم کرنے کے لئے پٹھوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور حرکت کے دوران زیادہ مقدار میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر ورزش کرنا اور چلنا پھرنا جسم کے لئے ہر لحاظ سے بہت مفید ہے۔

مکرم محمد لطیف احمد صاحب

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کا ذکر خیر

اس دنیا میں آنے والے ہر انسان کو بالآخر ایک دن کُلُّ مَنْ عَلَیْھَافَان کے حکم ایزدی کے تحت یہاں سے جانا ہوتا ہے۔ اپنی ابدی اور آخری منزل کی طرف حیات وممات کا یہ سلسلہ اسی طرح چلتا آرہا ہے اور چلتا رہے گا مگر کچھ لوگ اپنے عظمت کردار، اپنے طرز عمل اور کارناموں کے کچھ ایسے نقوش اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ اس کی نمایاں جھلک ہمیں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے حالات زندگی میں ملتی ہے۔ جس کی مختصراً تفصیل جو نصف صدی سے زائد عرصہ تک اُن سے تعلق رہنے کے نتیجہ میں خاکسار کے علم میں آئی وہ کچھ اس طرح ہے۔

تقسیم ملک سے کچھ سال قبل حضرت المصلح الموعود نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضرورت کے پیش نظر تعلیم یافتہ ،نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ پڑھے لکھے نوجوان وقف زندگی کی تحریک میں شامل ہو کر خدمت دین کے لئے آگے آئیں۔ محترم باجوہ صاحب جو اس وقت گریجوایشن کے بعد گورنمنٹ کے کسی محکمہ میں اچھی جگہ ملازمت کر رہے تھے۔ انہوں نے فوراً اس پر لبیک کہا اور اس عظیم تحریک میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اور پھر وقف زندگی کے اس عہد کو ایک مقدس فریضہ سمجھتے ہوئے انتہائی خوش اسلوبی سے اپنے آخری سانس تک نبھایا۔

اس سلسلہ میں انہیں حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق قادیان میں مناسب دینی کورس مکمل کرنے کے بعد سب سے پہلے انگلستان میں دومرتبہ کچھ سال بطور انچارج مربی، امام بیت الفضل لندن خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اُس وقت سلسلہ کے نامساعد معاشی حالات کی وجہ سے محترم باجوہ صاحب نے (جن کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا) وقف زندگی کے عہد کو صدق دل سے نبھایا۔ اور تحریک جدید کے مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی سادگی سے اپنے شب و روز گزارے۔ اور اس وقت کے محدود وسائل میں انگلستان جیسے اہم مشن کی تمام ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کیا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ انہیں حضرت مصلح موعود کی خوشنودی حاصل رہی۔ اس ضمن میں ایک چھوٹا سا واقعہ یاد آگیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ایبٹ آباد کے ایک سفر میں محترم باجوہ صاحب بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک دن میرے ہاتھ میں جرابوں کا ایک نیا جوڑا دیکھ کر فرمانے لگے کہ انگلستان مشن کے قیام کے دوران ہمیں اپنے مختصرا لاؤنس میں گزارہ کرنا ہوتا تھا۔ وہاں میرے پاس ایک وقت میں جرابوں کا صرف ایک جوڑا ہوتا تھا۔ جسے میں روزانہ رات کو دھو کر اگلے دن استعمال میں لاتا تھا۔ اگرچہ یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ مگر اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں حالات کے مطابق وقف زندگی کے عہد (سادہ زندگی) کی پاسداری کا کس قدر احساس تھا اور دنیاوی آسائشوں کی ان کی نظر میں کیا حیثیت تھی۔

قادیان دارالامان سے 1945ء کے آخر میں مربیان کا جو تاریخی گروپ بیرون ہندوستان دعوت الی اللہ کے مشن پر روانہ ہوا تھا۔ اس میں محترم باجوہ صاحب بھی شامل تھے جن کا تقرر انگلستان مشن کیلئے ہوا تھا۔ اس زمانہ میں مربیان کی بیرون ممالک کے لئے روانگی کی خبر تمام جماعتوں کے لئے خاص طور پر بڑی خوشی اور فخر کا موجب ہوتی تھی اور ریل کے راستوں میں جہاں بھی اطلاع ملتی تھی۔ احباب جماعت سٹیشنوں پر بڑی کثرت سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے اور کہیں کہیں خوشی سے شکرانے کے طور پر نعرے بھی لگائے جاتے تھے۔ خاکسار 1945ء میں سکول کا طالب علم تھا۔ جب ہمیں مربیان کے اس گروپ کی روانگی کی اطلاع ملی تو خاکسار مغلپورہ لاہور کی جماعت کے کچھ احباب اور اطفال کے ہمراہ مغلپورہ ریلوے سٹیشن پر ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ سب مربیان ایک ہی ریل کے ڈبے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے سبز پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں۔ بڑا ایمان افروز اور دلکش نظارہ تھا۔

محترم باجوہ صاحب سے خاکسار کا سب سے پہلا رابطہ 1956-1957ء میں بطور اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل ہوا۔ اس وقت الفضل اصلاح و ارشاد کے زیرنگرانی شائع ہوتا تھا۔ باجوہ صاحب اس وقت ناظر اصلاح وارشاد تھے وہ نظارت اصلاح وارشاد کے وسیع تر کام کے باوجود ''الفضل'' جو نظارت کا ایک ذیلی ادارہ تھا اور اس کی نگرانی ایک اضافی کام تھا اس کے دفتری معاملات کا اکثر جائزہ لیتے رہتے تھے۔ اور کبھی کبھی اپنے دفتری اوقات کے بعد دفتر ''الفضل'' میں جو اس وقت محلّہ دارالرحمت غربی کے آخری کنارے پر تھا وہاں اپنے گھر دارالصدر غربی سے پیدل تشریف لا کر دفتر کے انتظامی امور اور الفضل کی ایجنسیوں کے حسابات کا جائزہ لیتے اور الفضل کے چندوں کی وصولی کے نظام کی بہتری کے لئے خطوط وغیرہ لکھواتے اور پھر ان کو اپنے زیرنگرانی رکھتے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انہیں اپنی اضافی ذمہ داریوں کا بھی کس قدر احساس تھا۔

محترم باجوہ صاحب جہاں ایک کامیاب مربی تھے۔ وہاں انتظامی امور کی انجام دہی میں بھی انہیں خاص دسترس حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ بڑے زیرک اور ذہین انسان تھے۔ معاملہ فہمی میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ بہت پیچیدہ اور گہرے معاملات کی تہہ تک بہت جلد پہنچ کر بہترین رنگ میں اسے نپٹا دیتے۔ ان کا طرز استدلال بہت متاثر کن اور حتمی طور پر قائل کر دینے والا ہوتا تھا۔ جن دوستوں کو ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ معاملہ فہمی میں وہ اپنی مثال آپ تھے۔

اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں پر ہر طرح کے حالات آتے رہتے ہیں بعض اوقات بہت بڑی بڑی آزمائشیں آجاتی ہیں۔ جیسا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے۔ جماعت احمدیہ پر بھی بڑے نازک ترین دور آئے۔ ایسے حالات میں اکابرین سلسلہ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ باجوہ صاحب محترم ان حالات میں اپنی خداداد فراست سے بڑی خوش اسلوبی اور حکمت سے ان حالات سے نبردآزما ہوتے رہے ہیں۔ 1970ء کی دھائی میں جو بہت بڑی آزمائش جماعت پر آئی اور حالات انتہائی دگرگوں ہو گئے تھے۔ اس وقت اُن کا نام بھی نظارت امور عامہ کے سربراہ ہونے کی وجہ سے خاص طور پر معاندین کے سامنے تھا۔ ان حالات میں حکمت کے پیش نظر انہیں تقریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ مسلسل شب کو گھر سے باہر گزارنا پڑا۔ مجھے یاد ہے یہ طویل عرصہ انہوں نے بڑی سادگی سے خالی چارپائی پر بغیر بستر کے گزار دیا۔

محترم باجوہ صاحب کو تقریباً نصف صدی تک صدر انجمن احمدیہ کی بڑی اہم نظارتوں میں بطور ناظر خدمت کی سعادت ملتی رہی جس میں نظارت اصلاح وارشاد، نظارت امور عامہ، نظارت امور خارجہ، نظارت زراعت اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بطور پرائیویٹ سیکرٹری شامل ہیں۔ اسی دوران انہیں بطور ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین کی اضافی خدمت کا بھی بڑا طویل عرصہ موقع ملا۔ سب سے آخر میں انہیں (تادم آخر) بطور صدر، صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ اُن کے کام کرنے کا اپنا ایک انداز تھا۔ جن اداروں میں بھی گئے وہاں اُس ادارہ کے طریق کار اور مزاج کو سمجھتے ہوئے اپنی خداداد صلاحیتوں سے وہاں مناسب تبدیلیاں لا کر اس ادارہ کی کارکردگی

کو اعلیٰ معیار تک پہنچا دیتے۔

خلافت ثالثہ کے شروع میں انہیں مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور اور مکرم سید میر داؤد احمد صاحب کے بعد تقریباً ڈیڑھ سے دو سال کا عرصہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کام کرنے کا شرف حاصل رہا اس دوران انہیں حضور کے تاریخی سفر۔ دورہ یورپ اور افریقہ میں حضور کے ہمراہ جانے کا موقع ملا۔ حضور کے اس طویل سفر کے دوران طے شدہ پروگرام کے علاوہ ہنگامی پروگراموں پر بھی حضور کے منشاء اور ہدایات کے مطابق عمل درآمد کرواتے رہے۔ اس دورہ کی تفصیل حضور کی واپسی پر شائع ہونے والی سوونیئر AFRICA SPEAKS میں موجود ہے۔

خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد مبارک میں محترم باجوہ صاحب کے بہت قریب رہ کر کام کرنے کا موقع ملا۔ انہیں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کی اہم ذمہ داریوں کا بہت احساس تھا۔ حتی الامکان دفتر کے تمام کاموں کی پوری پوری نگرانی رکھنے کے ساتھ حضور کے روزانہ کے پروگرام کی بروقت تکمیل کا پوری توجہ سے اہتمام کرواتے۔ حضور کے نام آنے والی تمام ڈاک جن کی تعداد سینکڑوں تک ہوتی تھی حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے (حضور کی ہدایات کی روشنی میں) ہر خط کو خود شروع سے آخر تک پڑھتے اور حضور کی آسانی کے لئے مختلف شقوں میں ترتیب دے کر حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بھجواتے اکثر ایسا ہوتا کہ وہ اپنے دفتر میں ساری ڈاک ایک بڑے میز کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھتے اور خط کی نوعیت کے مطابق الگ الگ رکھتے جاتے۔ کھڑے ہو کر ڈاک پڑھنے کا ان کا اپنا ایک انداز تھا۔ اس پر بعض اوقات دو، اڑھائی گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا۔ مگر وہ ڈاک کی ترتیب اور دیگر کاموں کی تکمیل تک دفتری اوقات کار سے بے نیاز ہو کر مصروف رہتے۔ عصر کی نماز تک عموماً اور بعض اوقات عصر کے بعد تک بھی کام کرتے رہتے۔

مکرم باجوہ صاحب کے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں آنے کے کچھ عرصہ بعد حضور کے علم میں آیا کہ باجوہ صاحب عصر تک کام کی تکمیل کے لئے دفتر میں موجود رہتے ہیں۔ درمیان میں گھر نہیں جاتے۔ تو حضور نے ان کے لئے ظہر کے بعد باقاعدہ اپنے باورچی خانہ سے کھانا بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔ یہ سلسلہ جب تک باجوہ صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رہے قائم رہا۔

دفتری کاموں میں جب بھی کسی خط یا حوالہ کی ضرورت پیش آئی تو دیکھنے میں آیا کہ مکرم باجوہ صاحب بڑی اعلیٰ پایہ کی یادداشت کے مالک تھے۔ حیران کن حد تک درست نشان دہی کرتے کہ اب سے 2 ماہ قبل یا اس سے بھی زیادہ عرصہ قبل فلاں شخص کے خط میں اس معاملہ کا ذکر تھا۔ یہاں تک کہ یہ بھی بتا دیتے کہ فلاں رنگ کے کاغذ پر پہلے یا دوسرے صفحہ پر انہوں نے اس کے لئے لکھا ہوا ہے۔ یہ بات کئی مرتبہ تجربہ میں آئی اور بڑا حیران کر دیتی تھی اور تلاش کرنے پر ہمیشہ ان کی نشان دہی درست ثابت ہوتی۔

حضور کے نام ڈاک میں آنے والے اہم خطوط کے جوابات حضور کی ہدایت کے مطابق خود لکھتے یا لکھواتے تھے۔ ان کی تحریر میں بڑی جاذبیت اور الفاظ بڑے پُر اثر اور بامقصد ہوتے تھے۔ خود کام کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں کام لینے کا بھی بڑا سلیقہ تھا۔ بڑے مناسب رنگ میں رہنمائی کرتے۔ خاکسار کے تجربہ میں آیا کہ صحیح کام انجام دینے پر بڑی قدر کرتے اور پھر ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔

انگلستان میں قیام کے دوران جہاں انہوں نے بڑی جانفشانی سے مشن کا کام کیا وہاں انگریزی زبان میں بھی اپنی استعداد کو بہت بڑھایا اور پھر اس حد تک اس پر عبور حاصل ہو گیا کہ یہاں پاکستان میں جب بھی انہیں کوئی مضمون یا آرٹیکل لکھنا ہوتا تو اپنا صحیح مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے اُردو کی بجائے انگریزی میں لکھتے۔ اس میں انہیں زیادہ آسانی رہتی۔ ایسے مضامین کی تکمیل کے بعد کسی اردو دان دوست سے اس کا ترجمہ کرواتے۔ ان کے مضامین بڑے جامع اور بڑے پُر اثر ہوتے تھے۔ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل کو ان کے کئی مضامین کے اردو ترجمہ کا موقع ملا۔ نفس مضمون پر ہر جہت سے ان کی گرفت بڑی مضبوط اور قائل کر دینے والی ہوتی۔

محترم باجوہ صاحب بڑی باوقار اور متاثر کن شخصیت کے مالک تھے۔ بڑا صاف ستھرا اور ضرورت کے مطابق ہر طرح کا لباس پہن لیتے۔ مگر اس میں بھی بڑی حد تک سادگی ہوتی۔ صبح کے وقت ان کے گھر میں جب بھی ان سے ملاقات کا موقع ملا۔ اکثر تہہ بند پہنے ہوتے اور بلا تکلف مل لیتے۔ تاہم ان کی شخصیت ہر لباس میں نمایاں رہتی۔

محترم باجوہ صاحب جیسی ہمہ جہت صفات کی مالک اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنے والی بزرگ ہستی کے محاسن کا احاطہ کرنا تو کارے دارد ہے۔ تاہم خاکسار نے اپنی یادداشت سے کچھ پہلو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ قابل تحسین ہیں ایسے مجاہدین سلسلہ جنہوں نے وسائل میسر نہ ہونے کے باوجود وقف زندگی اور تحریک جدید کے مطالبات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا اور صدق دل سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ بڑی سادگی سے اپنی ساری زندگی گزار دی۔

ث۔ انعام

28 مئی کے واقعہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والا سپوت احمدیت

میرا پیارا داماد ڈاکٹر عمر احمد صاحب

ڈاکٹر عمر احمد میرا بہت پیارا داماد۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم اس کو پہلے دن دیکھنے گئے تھے وہ ہمیں بہت پیارا اور سادہ لگا۔ دل بہت خوش ہوا اس سے مل کر۔ اُن کے گھر والے بھی ہمیں بہت اچھے لگے۔ جب ہم لوگ گھر واپس آئے تو میرے میاں انجینئر محمد انعام کہنے لگے کہ تم نیک لوگ مانگتی تھی اللہ تعالیٰ نے دے دیئے ہیں اور آج پتہ چلا کہ واقعہ میں ایسا ہی ہے۔

قلیل عرصہ کے ساتھ نے ہمیں یہ بتا دیا کہ عمر احمد کتنا پیار کرنے والا اور نیک تھا جب بھی ہمارے پاس آتا تو ہمیں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ کوئی غیر ہے۔ ھبہ (میری بیٹی) کی چھوٹی بہنوں کو پڑھانا۔ وہ پہلے ہی سوچ لیتی تھیں کہ عمر بھائی آئیں گے تو ہم یہ پڑھیں گے بہت لائق تھا۔ نماز اور قرآن مجید پڑھنے میں سُستی نہیں کرتا تھا میرے میاں بیت الذکر جا رہے ہوتے تھے تو پہلے ہی نماز کے لئے تیار کھڑا ہوتا تھا۔ وہ نماز پڑھ کر جلدی آ جاتے لیکن عمر دیر سے آتا میں کہتی آپ عمر کو ساتھ نہیں لائے تو کہتے وہ بہت لمبی نماز پڑھتا ہے۔

جب عمر کی والدہ وغیرہ سب ھبہ کی منگنی کرنے آئے تو سب بہت خوش تھے عمر کی والدہ نے مجھے بہت خوشی سے بتایا کہ ہم جب آپ کی رہائشی کالونی کے گیٹ سے اندر آئے تو دونوں طرف درخت اور بہت سرسبز راستہ تھا اور میں نے خواب میں بھی یہی راستہ دیکھا ہے کہ دونوں طرف لوگ کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ یہاں سے بادشاہ کی سواری گزرے گی۔ لیکن ہمیں کیا معلوم تھا کہ وہ اس رنگ میں پوری ہوگی کہ واقعی بادشاہ بن گیا۔ وہ تھا ہی اس قابل اسے اس دنیا کی چیزوں سے دلچسپی بہت کم تھی میں نے عمر سے کہا کہ آپ کوٹ پہنو اور ٹائی لگاؤ تو شہزادے لگو گے تو بہت مسکراتا اور کہتا کہ نہیں آنٹی میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ کھانے میں بہت سادگی تھی جو بھی پکاتی تھی کھا لیتا تھا شوق سے، بس چاول بہت پسند تھے۔

ایک دن ہم لوگ سب کھانے پر باہر گئے تو عمر کو جاتے وقت میرے میاں نے بہت خوبصورت ٹائی بھی لگا دی۔ میرے میاں مجھ سے بھی زیادہ عمر سے پیار کرتے تھے خود اس کا کام کرنا چاہتے تھے اس لئے ٹائی بھی اس کو خود لگائی جب ہم ہوٹل میں پہنچے تو وہاں کے ویٹرز عمر کا استقبال کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آئیں ڈاکٹر صاحب آئیں ہم بھی پریشان اور وہ بھی کہ ان کو کس نے بتایا کہ میں ڈاکٹر ہوں۔ میں نے کہا کہ تمہاری شخصیت ہی اتنی پُر وقار ہے کہ اسے دیکھتے ہی پتہ چل گیا ہے آپ ڈاکٹر ہیں۔ وہاں دراصل ڈاکٹرز کی میٹنگ تھی جس کی وجہ سے انہوں نے عمر کو ممبر سمجھ لیا تھا۔

شہادت سے ایک ماہ قبل وہ ہمارے پاس آیا اتفاق سے وہ اس وقت زیادہ ٹائم ہمارے پاس رہا۔ بہت خوش تھا کیونکہ اس کے پاس اب بہت پیاری سی گڑیا سی بیٹی ثمرین احمد بھی تھی جو بالکل عمر جیسی ہے۔ ہم سب کی آنکھ کا تارا۔ عمر ذرا بھی اس کو رونے نہیں دیتا تھا آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا تھا جب بھی میں نے دیکھا گود میں اُٹھا کر اسے سُلا رہا ہوتا تھا۔ ھبہ نے کہا بھی کہ عمر آپ تھک جائیں گے تو کہتا میں اس کو اُٹھا کر نہیں تھکتا۔ اس کے پاس وقت ہی کم تھا اس لئے تو وہ اس عرصہ میں سارا پیار اس کو دینا چاہتا تھا۔ مجھے اس کی ہر بات بہت اچھی لگتی تھی کہتا تھا کہ آنٹی لاہور میں کوئی بھی کام ہو تو مجھے بتا دیا کریں میں آپ کا بیٹا ہوں اس ڈیڑھ سال کے عرصہ میں واقعی اس نے بیٹا بن کر دکھایا۔

ھبہ کی چھوٹی بہن (جو لاہور پڑھتی ہے) کو ہاسٹل میں کوئی بھی چیز چاہئے ہوتی کوئی بھی کام ہوتا تو عمر کو فون کرتی وہ فوراً ھبہ کو لے کر اس کے ہاسٹل جاتا اور اسے وہ چیز دے کر آتا کہ اس بہانے دونوں بہنیں ایک دوسرے سے مل لیں گی۔

28 مئی کے واقعہ سے پہلے میں نے کافی خوابیں بھی دیکھیں لیکن عمر کی طرف کبھی دھیان نہیں گیا۔ بس میرے دل میں ڈر تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ جب بھی عمر کی یاد آتی ہے بلکہ کبھی یاد دل سے گئی ہی نہیں تو میرا دل اندر سے ایسا ہوتا ہے کہ کسی نے مٹھی میں دبا دیا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے اور زیادہ عمر کی یاد آتی ہے۔ اس کی بیٹی ہمیں عمر جیسی لگتی ہے ہم اسے عمر کی طرح پیار کرتے ہیں اس میں بھی عمر کا لمس ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ ہوا کا خوبصورت جھونکا تھا جو ہمیں ایک پل کی مسکراہٹ اور خوشیاں دے کر چلا گیا ہے۔ پیارے حضور کا اتنے پیار سے ہمارے ساتھ ہمدردی، بیٹی ھبہ کے ساتھ باتیں کرنا ہمیں حوصلہ دینا ہمیں دوبارہ سے زندگی میں لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر احمد کو جنت میں بہت بہت خوش رکھے اس شہادت کے صدقے اللہ تعالیٰ اس کی بیوی اور اس کی بیٹی کو اور ہم سب کو خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔ آمین

سب جماعت احمدیہ کے لوگوں اور پیارے حضور کی دُعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں صبر کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مہناز رفعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 18 فروری 2011ء کو مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں مکرم ہشام احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد چٹھہ صاحب آف جرمنی کے ساتھ مبلغ 7 ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ مکرمہ مہناز رفعت صاحبہ مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید کی نواسی ہے۔ اسی طرح مکرم ہشام احمد صاحب مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم کی نسل سے اور مکرم ملک رفیق احمد صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الرقیب سحر صاحبہ اہلیہ مکرم عمران ماجد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ منور آباد، بشیر آباد ضلع حیدر آباد کو مورخہ 16 فروری 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام ماہ نور عمران تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم یعقوب احمد صاحب آف محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ کی نواسی، مکرم بشیر احمد صاحب آف منور آباد ضلع حیدر آباد کی پوتی اور حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، خادمہ دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم میاں محمد شبیر ہرل صاحب سرگودھا شہر تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ عرصہ 6 ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اہلیہ اور تمام بیماروں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم خیر دین صاحب مورخہ 7 دسمبر 2010ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ طاہر آباد میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم کی رہائش فیکٹری ایریا حلقہ ''احمد'' میں تھی۔ ان کی بیعت 1948ء کی تھی۔ بیعت کے وقت ان کی رہائش نزد شاہکوٹ ضلع قصور میں تھی وہ معلم رحیم بخش مرحوم آف لاٹھیاں والا ضلع فیصل آباد کے زیر دعوت تھے۔ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ امام مہدی کو ماننے کی توفیق ملے۔ چنانچہ ایک دفعہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے کہ ہلکی سی غنودگی ہوئی اور تین مرتبہ آواز آئی قادیان جلسہ بعد میں معلوم ہوا کہ ان دنوں (یعنی دسمبر) میں قادیان میں جلسہ ہو رہا تھا یہ خدائی اشارہ تھا کہ قادیان کے جلسہ کی خبر تو خود خدا دے رہا ہے۔ دل مطمئن ہو گیا اور بیعت کر لی۔ نماز باجماعت کے پابند تھے اکثر نمازیں بیت میں جا کر ادا کرتے تھے۔ چندہ کے اس قدر پابند تھے کہ سیکرٹری مال سے اپنا حساب ہر وقت صاف رکھتے تھے۔ 1961ء میں وصیت کی تھی اور اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ آخری عمر میں جو آمد ہوئی اس کا نصف چندے میں دے دیتے تھے۔ 2005ء میں قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ان کی زندگی کا سرمایہ تھی۔ خوشی اس قدر تھی کہ فوٹو بنوانا بھی یاد نہ رہا۔ ملاقات کے کمرہ سے جانے لگے تو حضور انور نے خود انہیں بازو سے پکڑ کر فرمایا فوٹو نہیں بنوانی! بعد میں فوٹو فریم کروا کر ہمیشہ اپنے پاس رکھتے۔ بچوں کے گھروں میں جاتے تو ہمیشہ نیکی کی باتیں کرتے اور بزرگوں کی ملاقاتوں کی باتیں سناتے رہتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اولاد در اولاد تیسری پشت تک 84 افراد بنتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ لواحقین کو صبر اور ان کی نیکیاں آگے جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ

10 مارچ 1954ء کو سیدنا مصلح موعود پر نماز عصر کے وقت ایک بدبخت نے چاقو سے حملہ کیا اور کپڑے خون سے بھر گئے۔ حضور نے جلسہ سالانہ (28 دسمبر 1954ء) سے خطاب کرتے ہوئے اس سانحہ پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد پورے جلال سے فرمایا:

''بہرحال ایک بلا آئی اور چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس سے محفوظ رکھا مگر میں اس موقعہ پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی واقعہ ہوا۔ حملہ کرنے والے کی نیت بہرحال مجھے مارنے کی اور نہ صرف مجھے مارنے کی بلکہ احمدیت کو مارنے کی تھی اور یہ میرا مذہبی فرض ہے کہ اس موقعہ پر میں یہ دنیا کو بتا دوں کہ احمدیت کا میری زندگی پر انحصار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ آئے اور فوت ہو گئے۔ دشمن نے سمجھا کہ اب احمدیت ختم ہو گئی۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط نکلا اور احمدیت قائم رہی اور ترقی کرتی چلی گئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ آیا اور لوگوں نے سمجھا کہ احمدیت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وجہ سے قائم ہے۔ لیکن آپ بھی وفات پا گئے اور سلسلہ پھر بھی ترقی کرتا چلا گیا پھر سلسلے کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں دی۔ دشمن نے گمان کیا کہ بھلا یہ بچہ کیا کر سکے گا۔ آج نہیں تو کل یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ لیکن وہ بچہ آج بوڑھا ہو رہا ہے۔ مگر احمدیت کا قدم جوانی کی طرف گامزن ہے۔ پس احمدیت کی ترقی کا تعلق یا انحصار کسی انسان پر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ **جس نے بہرحال بڑھنا اور ترقی کرنا ہے اور اس کی شاخیں زمین سے آسمان تک پہنچتی چلی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ**

اس واقعہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا نشان بھی ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ میرے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ''فضل عمر'' بھی ہے لوگ اکثر اس الہام کو پیش کیا کرتے تھے۔ لیکن اس کا عملی ظہور اس واقعہ کے ذریعہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ ظہور تمہارے ذریعہ سے نہیں بلکہ تمہارے دشمن کے ذریعے فرمایا ہے۔ مجھے جو خلیفہ بنایا گیا تو یہ تمہارے ہاتھ کا فعل تھا یہ درست ہے کہ ہمارے عقیدے کے مطابق خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے۔ اور اسی نے مجھے بھی خلیفہ بنایا لیکن اس نے بہرحال یہ کام تمہارے ذریعہ سے کرایا اور جس کام میں انسان کے ہاتھ کا دخل نظر آتا ہو اسے دشمن کے سامنے بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مگر فضل عمر کے الہام کے پورا ہونے کا تعلق تم سے نہیں بلکہ دشمن کے ساتھ تھا۔ کیونکہ مجھ پر حملہ کرنے کا فعل ایسا ہے جو تم کر ہی نہیں سکتے تھے۔ پس الہام کو پورا کرنا تمہارے اختیار میں نہ تھا۔ بلکہ مخالف کے اختیار میں تھا۔ چنانچہ اسی کے ذریعہ یہ پورا ہوا۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا۔ عین اسی دن مجھ پر حملہ ہوا جس طرح ان پر ایک غیر عقیدہ رکھنے والے نے حملہ کیا۔ اسی طرح مجھ پر بھی عقائد کا اختلاف رکھنے والے شخص نے حملہ کیا۔ جس طرح ان پر مسجد میں اور نماز کے وقت پیچھے سے آ کر حملہ کیا گیا۔ اسی طرح یہاں ہوا۔ فرق صرف یہ ہے کہ حضرت عمرؓ پر فجر کے وقت حملہ ہوا اور مجھ پر عصر کے وقت لیکن تم تفاسیر اٹھا کر دیکھ لو۔ ان میں فجر اور عصر دونوں نمازوں کو صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا گیا ہے۔ گویا اس لحاظ سے بھی مشابہت موجود ہے۔

اب دیکھ لو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو تمہارے اختیار سے باہر تھیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دشمن کے ذریعہ اس الہام کو پورا کیا اور ایسے رنگ میں پورا کیا کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا اور اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میری مشابہت کو بالکل واضح کر دیا۔ فرمایا اس حملہ کے ذریعہ نہ صرف فضل عمر کا الہام پورا ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی وہ رؤیا بھی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے محمود کے کپڑوں کو خون آلود دیکھا۔ اسی طرح اس حملہ کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک رؤیا میں قبل از وقت دے دی تھی۔ اس رؤیا میں میں نے دیکھا تھا کہ گویا میں تحقیقاتی عدالت میں ہوں اور وہاں مجھ پر پیچھے سے حملہ کیا گیا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس حملہ کے ذریعہ احمدیت کا واضح نشان ظاہر فرمایا''۔

(الفضل 2 جنوری 1955ء ص 2,1)

☆......☆......☆......☆

نور ابٹنہ ®
حسن کا نکھار
روائیتی ابٹن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئرڈ یکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

(بقیہ از صفحہ 1 محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب)

اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف رہنے والے بزرگ تھے، دفتری امور کے ماہر اور خطوط کی عمدہ ڈرافٹنگ میں آپ کو ملکہ حاصل تھا۔

آپ بہترین اخلاق اور گوناگوں خصوصیات کے مالک تھے۔ دعاؤں سے آپ کو خاص شغف تھا۔ اگر کسی نے دعا کے لئے کہہ دیا تو سالہا سال تک اس کے لئے دعا کرتے۔ پنجوقتہ نماز، نماز تہجد اور نوافل آپ نے کبھی نہ چھوڑے بلکہ بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے ساتویں کلاس سے تہجد پڑھنا شروع کی تھی اور آپ خدا کے فضل سے اس پر تاوفات کاربند رہے، سوائے سخت بیماری یا اس کی وجہ سے غنودگی کے۔ آپ کو قرآن کریم کی تلاوت کا بہت شوق تھا، 2002ء میں جب آپ کی قریب کی نظر کمزور ہوگئی تو اس بات کی آپ کو بہت تکلیف تھی کہ میں تلاوت نہیں کرسکتا۔ خلافت کے ساتھ آپ کا بہت گہرا تعلق تھا۔ آپ نے چار خلفاء سلسلہ کا زمانہ پایا۔ ہر خلیفۃ المسیح کے ساتھ محبت، اطاعت اور دلی وابستگی کی توفیق ملی۔ اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کا بہت احترام کرتے، گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتے۔ اکثر تہجد کے وقت چائے بناتے اور اہلیہ محترمہ کو اٹھاتے۔ بچوں کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک تھا آپ اپنی اولاد کے لئے ایک مہربان سایہ کی طرح تھے۔ آپ بھرپور مہمان نوازی کرتے اور جو مہمان بھی گھر آتا اس کی تواضع کرتے اور بہترین اخلاق اور الفت و انکسار سے پیش آتے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

خبریں

پشاور میں نماز جنازہ کے دوران بم دھماکہ

پشاور متنی کے علاقے اویزئی میں نماز جنازہ کے دوران ایک خودکش بم دھماکے کے نتیجے میں 25/افراد جاں بحق اور 40 سے زائد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو لیڈی ریڈنگ اور سٹی ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ زخمیوں میں بچے اور معمر افراد بھی شامل ہیں۔ ہلاکتوں کی تعداد میں اضافے کا خدشہ ہے۔

فیصل آباد بم دھماکے میں ہلاکتوں میں اضافہ

فیصل آباد شہر کے معروف کاروباری مراکز سول لائنز پر واقع مال روڈ پر آئی ایس آئی کے دفتر کے قریب ہونے والے کار بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ ہلاکتوں کی تعداد 25 سے بڑھ کر 32 ہوگئی ہے۔ دھماکے کے نتیجے میں 20 فٹ گہرا گڑھا پڑ گیا، درجن گاڑیاں تباہ ہونے کے ساتھ پی آئی اے کی بلڈنگ بھی زمین بوس ہوئی ہے۔ زخمیوں کو الائیڈ اور سول ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔

ایم کیو ایم کے وفد کی صدر مملکت سے ملاقات

ایم کیو ایم کے وفد نے صدر آصف علی زرداری کے ساتھ ایوان صدر میں ملاقات کی۔ اس موقع پر سندھ کے وزیر داخلہ ذوالفقار علی مرزا کے بیان پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ایم کیو ایم نے صدر زرداری کو اپنے تحفظات پیش کئے اور واضح کر دیا کہ وہ کسی یقین دہانی کو تسلیم نہیں کریں گے اور صرف عملی اقدامات کے منتظر ہیں۔ صدر نے ایم کیو ایم کے وفد سے مذاکرات کے دوران الطاف حسین کو فون کیا اور انہیں متحدہ کے تحفظات دور کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

بحیرہ عرب میں پاک بحریہ کے تحت کثیر القوی مشقیں شروع

پاک بحریہ کے تحت 5 روزہ کثیر القوی بحری مشقیں ”امن 2011“ بحیرۂ عرب میں شروع ہوگئیں۔ افتتاحی تقریب میں کراچی ڈاکیارڈ میں ہوئی جس میں 39 ممالک کے نیول حکام نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر پاکستان فلیٹ وائس ایڈمرل عباسی رضا نے کہا کہ سمندر میں جرائم کی شرح بڑھ گئی ہے اس کی روک تھام کیلئے مشترکہ بحری مشقیں اہم کردار ادا کریں گی۔

درخواست دعا

مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مسعود قمر صاحب گوگی دارالفضل ربوہ کو ٹائیفائیڈ کی وجہ سے انتڑیوں میں سوراخ ہو گیا تھا مورخہ 8 مارچ 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں ان کا آپریشن ہوا تھا اور اب طاہر ہارٹ میں زیر علاج ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف کے دل کے تین والو بھی شدید متاثر ہیں تقریباً تین ماہ کے بعد ان کے دل کا بائی پاس متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانی اور پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب سابق جنرل سیکرٹری حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور مورخہ 11/فروری 2011ء کو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے دارالذکر جا رہے تھے کہ مغل پورہ شالامار لنک روڈ پر موٹر سائیکل اور رکشہ کے ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ ان کی ہنسلی کی ہڈی سمیت چار پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اگرچہ اس وقت کچھ افاقہ ہے مگر ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہیں۔

اسی طرح ان کی بیٹی مکرمہ شازیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحی شاد صاحب مغل پورہ لاہور کے پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دونوں کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔مارچ

طلوع فجر	4:59
طلوع آفتاب	6:23
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:14

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

آزمائشی دمہ کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب ”فیملی ڈاکٹر“ کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 047-6211971: 6216216

PREMIER EXCHANGE
Formaly Jakarta Currency
Exchange co.'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

کوٹھی برائے کرایہ
تین منزلہ باب الابواب میں نئی عمارت
7 بیڈ روم اٹیچ باتھ۔ ڈرائنگ روم۔ کشادہ صحن
بجلی۔ پانی۔ گیس کی سہولیات میسر
رابطہ: سردار کرامت اللہ 34/21 دارالرحمت شرقی ربوہ
0476212315,0302-4355230

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840